79

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۵

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۴ شہادت ۱۳۴۲ ہش | ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ | ۲۴ اپریل ۱۹۶۳ء | نمبر ۹۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۳ اپریل پونے آٹھ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ مگر شام کے قریب بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ اعصابی ضعف کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ رات بھی کچھ بے چینی رہی اور نیند اچھی طرح نہیں آئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

درخواستِ دعا

مکرم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل سلسلہ کی طرف سے تین ماہ کے لئے مشرقی پاکستان تشریف لے گئے ہیں۔ کچھ عرصہ سے آپ کو بلڈ پریشر اور اعصابی کمزوری کی شکایت ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے اور آئندہ بھی آپ کو خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور سفر حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین — اس عرصہ میں آپ کی ذاتی ڈاک کا پتہ یہ ہوگا۔

معرفت انجمن احمدیہ ۴/۲ بخشی بازار روڈ ڈھاکہ مشرقی پاکستان

ربوہ کا موسم

گزشتہ دو دنوں سے گرد و غبار اور ابر کی وجہ سے گرمی میں کمی ہو گئی ہے رات کو خاصی خنکی ہوتی ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سعید الفطرت انسان وہ ہے جو عذابِ الٰہی کے نزول سے پیشتر دعا میں مصروف رہتا ہے

صدقات دیتا ہے اور امرِ الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے

"اللہ کا رحم ہے اس شخص پر جو امن کی حالت میں اسی طرح ڈرتا ہے جس طرح کسی مصیبت کے وارد ہونے پر ڈرتا ہے جو امن کے وقت خدا تعالیٰ کو نہیں بھلاتا۔ خدا تعالیٰ اسے مصیبت کے وقت نہیں بھلاتا اور جو امن کے زمانہ کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں جب عذاب الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے پس کیا ہی سعید وہ ہے جو عذاب الٰہی کے نزول سے پیشتر دعا میں مصروف رہتا ہے۔ صدقات دیتا ہے اور امر الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے اور اپنے اعمال کو سنوار کر بجا لاتا ہے یہی سعادت کے نشان ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح سعید اور شقی کی شناخت بھی آسان ہوتی ہے۔

فرمایا۔ اصل میں انسان جوں جوں اپنے ایمان کو کامل کرتا ہے اور یقین میں پکا ہوتا جاتا ہے۔ توں توں اللہ تعالیٰ اس کے واسطے خود علاج کرتا ہے۔ اس کو ضرورت نہیں رہتی کہ دوائیں تلاش کرتا پھرے۔ وہ خدا تعالیٰ کی دوائیں کھاتا ہے اور خدا تعالیٰ خود اس کا علاج کرتا ہے۔ بھلا کوئی دعوے سے کہہ سکتا ہے کہ فلاں دوا سے فلاں مریض ضروری شفا پا جائے گا ہرگز نہیں بلکہ بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ وہ الٹا ہلاکت کا موجب ہو جاتی ہے۔ بعض وقت تشخیص میں غلطی ہوتی ہے۔ بعض وقت دواؤں کے اجزاء میں غلطی ہو جاتی ہے۔ غرض حتمی علاج نہیں ہو سکتا۔ ہاں خدا تعالیٰ جو علاج فرماتا ہے وہ حتمی ہوتا ہے اس سے نقصان نہیں ہوتا مگر یہ بات ذرا مشکل ہے کامل ایمان کو چاہتی ہے اور یقین کے پہاڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ خود معالج ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ دانت میں سخت درد تھا میں نے کسی سے دریافت کیا کہ اس کا کیا علاج ہے اس نے کہا کہ موٹا علاج مشہور ہے۔ علاجِ دنداں اخراجِ دنداں۔ اس کا یہ فقرہ میرے دل پر بہت گراں گزرا۔ کیونکہ دانت بھی ایک نعمتِ الٰہی ہے اسے نکال دینا ایک نعمت سے محروم ہونا ہے۔ اسی فکر میں تھا کہ غنودگی آئی اور زبان پر جاری ہوا وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ۔ اس کے ساتھ ہی معاً درد ٹھہر گیا اور پھر نہیں ہوا" (ملفوظات جلد چہارم ص ۲۲۹-۲۳۰)

عید الاضحیٰ بہت قریب آ گئی ہے

قربانی کرنے والے دوست توجہ فرمائیں

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

عید الاضحیٰ یعنی قربانیوں کی عید بہت قریب آ گئی ہے انشاء اللہ پانچ یا چھ مئی کو ہوگی جو دوست اس موقعہ پر میرے دفتر کے ذریعہ قربانی کروانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ بہت جلد فی جانور پینتیس ۳۵ روپے کے حساب سے میرے دفتر میں رقم بھجوا دیں تا کہ ان کی طرف سے قربانی کروائی جا سکے۔ اس معاملہ میں توقف نہ کیا جائے ورنہ دیر ہونے سے جانوروں کے انتظام میں مشکل پیش آتی ہے اور قیمت بھی بڑھ جاتی ہے۔ آج کل ایک جانور کی قیمت اوسطاً پینتیس روپے (۳۵) ہے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

۲۲/۴/۶۳

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ہمیشہ غور کرتے رہو کہ ایمان کی جو علامتیں اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہیں کیا وہ تم میں موجود ہیں؟

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۲۸ر جولائی ۱۹۲۴ء

اومن کان میتاً فاحییناہ وجعلنا لہٗ نوراً یمشی بہٖ فی الناس کمن مثلہٗ فی الظلمٰت لیس بخارجٍ منھا کذالک زیّن للکٰفرین ما کانوا یعملون۔

دنیا میں ہر چیز اپنے ساتھ کچھ علامتیں رکھتی ہے اور اگر وہ علامتیں نہ ہوں تو تمام کارخانہ عالم درہم برہم ہو جائے مثلاً موٹی علامت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے

شکلوں میں اختلاف

رکھا ہے اگر سب انسانوں کی ایک سی شکل ہوتی تو کس طرح بچے پہچانتے کہ ان کی مائیں کونسی ہیں اور کس طرح مائیں اپنے بچوں کو پہچانتیں۔ خاوند اپنی بیوی کو نہ پہچان سکتا اور بیوی اپنے خاوند کو نہ پہچان سکتی۔ اس طرح تمام دنیا کے کاروبار میں گڑبڑ پڑ جاتی ہے۔ چونکہ ہر بچہ کی شکل ایک سی ہوتی اس لئے جب بچہ ماں سے جدا ہو جاتا تو پھر کوئی پتہ نہ لگتا کہ کدھر گیا ہے اور جب بچہ جدا ہو جاتا تو اسے کوئی پتہ نہ لگتا کہ کون اس کی ماں ہے۔ اسی طرح جب عورتوں کی شکل ایک سی ہوتی تو بچہ کو کیونکر پتہ لگتا کہ فلاں میری ماں ہے اور ماں کو کیونکر پتہ لگتا کہ فلاں میرا بچہ ہے۔ اسی طرح جب سب مردوں کی شکل ایک سی ہوتی اور سب عورتوں کی ایک سی تو مرد کس طرح پہچانتے کہ یہ ان کی بیویاں ہیں اور بیویاں کس طرح پہچانتیں کہ یہ ان کے خاوند ہیں۔ اسی طرح یہ کس طرح معلوم ہو سکتا کہ فلاں بھائی ہے اور فلاں دشمن۔ ایک نے کسی کو مارا جب تک مارتا رہا اس وقت تک تو معلوم ہوا کہ یہ دشمن ہے لیکن جب وہ آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا پھر پتہ نہ رہتا کہ کون تھا لیکن شکلوں کا مختلف ہونا ایسی علامت ہے کہ اس سے انسان پہچان سکتا ہے کہ یہ دشمن ہے اور یہ دوست۔ پھر شکلوں کے علاوہ

رنگوں کا فرق

خدا نے رکھا ہے۔ رنگ بھی شناخت میں مددگار ہوتے ہیں۔ اگر تو کالے گورے۔ زرد۔ سرخ وغیرہ انسانوں کے رنگوں کے نام رکھتے ہیں لیکن اگر دیکھا جائے تو ہر آدمی کا رنگ دوسرے سے جدا ہوتا ہے نہ سارے کالے ایک سے کالے ہوتے ہیں اور نہ سارے گورے ایک سے گورے نہ سارے زرد ایک سے زرد ہوتے ہیں۔ نہ سارے سرخ ایک سے سرخ ہوتے ہیں۔ ان میں باریک فرق بھی ہوتے ہیں اور کھلے فرق بھی۔ لیکن بہرحال ایک رنگ کے دو انسان نہیں ہوتے کچھ نہ کچھ فرق ان کے رنگوں میں ضرور ہوتا ہے تو رنگ بھی علامتیں ہیں جن سے پہچانا جاتا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں رنگوں سے اور طریق سے بھی پہچانا جاتا ہے۔ اگر آدمی کا رنگ نہ پہچانا جا سکے تو اور بھی رنگ خدا نے بنائے ہیں جو پہچاننے میں مدد دیتے ہیں یوں تو چھ سات ہی رنگ ہیں مثلاً کالا۔ نسواری۔ زرد۔ سبز۔ سفید سرخ وغیرہ جو مرد استعمال کرتے ہیں۔ عورتوں کے استعمال میں زیادہ رنگ آتے ہیں۔ لیکن مردوں کے یہ چند رنگ ہیں۔ مگر کروڑوں آدمی ہیں۔ جن میں ان رنگوں کی وجہ سے امتیاز کیا جا سکتا ہے۔ ان رنگوں میں سے کوئی ہلکا استعمال کرتا ہے۔ کوئی زیادہ۔ کسی کی پگڑی اور رنگ کی ہوتی ہے کسی کی قمیص اور رنگ کی۔ کسی کا پاجامہ اور رنگ کا ہوتا ہے۔ کسی کا کوٹ اور رنگ کا۔ اور جتنے آدمی یہاں بیٹھے ہیں۔ اگر انہی کو دیکھا جائے تو جو رنگ انہوں نے استعمال کئے ہیں۔ وہ پانچ سات ہی ہوں گے مگر پھر بھی ان میں فرق ہوگا اور اس سے ہر ایک الگ الگ پہچانا جا سکتا ہے۔ پھر

پہچاننے کی اور علامتیں

ہیں۔ مثلاً بیٹھنے۔ چلنے۔ کھڑے ہونے کی طرز بھی ہوتی ہے۔ کوئی شخص دور جا رہا ہو تو اس کی چال دیکھ کر معلوم کر لیا جاتا ہے کہ فلاں ہے۔ پھر آوازوں میں فرق ہے۔ غرض اتنے فرق ہیں جن کے ذریعہ انسانوں کو پہچانا جاتا ہے اور ان کے علاوہ ایسے معمولی معمولی فرق بھی ہیں کہ اگر پوچھو فلاں اور فلاں میں کیا فرق ہے تو اکثر آدمی نہیں بتلا سکیں گے لیکن ان کی آنکھیں، کان اور چھونے کی قوت جب عمل میں لائی جائے گی تو بتا دیں گے کہ ان میں فرق ہے یہ فلاں ہے اور یہ فلاں۔

یہ تو میں نے بڑی چیزوں کے متعلق بتایا ہے

چھوٹی چیزوں کے متعلق

بھی دیکھ لو۔ ان میں بھی فرق ہوتا ہے۔ زمیندار دانوں کو دیکھ کر بتا سکتا ہے کہ ان میں فرق ہے یہ اچھے ہیں اور یہ خراب۔ سبزی فروش سبزی کو دیکھ کر بتا سکتے ہیں کہ یہ اچھی ہے اور یہ بوسی۔ میوے والے میووں کو دیکھ کر بتا سکتے ہیں کہ یہ اچھے ہیں اور یہ بُرے۔ تو نہ صرف اپنے متعلق بلکہ دوسری چیزوں کے متعلق بھی انسان فرق جانتا اور ان کو پہچان سکتا ہے۔ ورنہ اگر آم اور خربوزے کی شکل مختلف نہ ہوتی تو جب آم کو دل چاہتا انسان ساری دنیا کے میووں کو کھاتا تب آم کو معلوم کر سکتا مگر ہم کہتے ہیں مزا بھی تو ایک علامت ہے اگر یہ بھی سب میووں کا ایک سا ہوتا تو پھر کس طرح کوئی آم کو پہچان سکتا کہ یہ آم ہے اور کس طرح خربوزے کو معلوم کر سکتا کہ یہ خربوزہ ہے۔ پھر ڈاکٹر کو پتہ نہ لگ سکتا کہ سنکھیا کیا ہے اور کونین کیا ایک کو تپ کی دوا کے طور پر کونین دیتی ہے لیکن چونکہ سنکھیا اور کونین کی شکل ایک سی ہوتی ہے اس لئے سنکھیا دیدیتا اور کتے کو مارنے کی ضرورت ہوتی تو کونین دے دیتا۔

لیکن یہ علامتیں ہی ہیں جن سے ایک دوسری چیز میں امتیاز کیا جاتا ہے۔ اور ایسا امتیاز کہ

کوئی دو چیزیں ایک سی نہیں

ہو سکتیں۔ باپ بیٹے میں بڑا تعلق ہوتا ہے مگر وہ بھی الگ الگ پہچانے جاتے ہیں۔ ماں بیٹی میں بھی فرق ہوتا ہے۔ بڑی بڑی شکلیں ملتی ہیں۔ مگر جن کی شکلیں حد سے حد ملتی ہیں ان میں بھی فرق ہوتا ہے۔ پس بات یہ ہے کہ کوئی چیز علامت کے بغیر نہیں۔ جب یہ بات ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو

سب سے زیادہ قیمتی چیز

ہے۔ یعنی ایمان۔ کیا وہی بے علامت ہے۔ خربوزہ کو دل چاہتا ہے تو انسان جاتا ہے اور پہچان لیتا ہے۔ گندم خریدنا چاہتا ہے تو جاتا ہے اور پہچان لیتا ہے۔ یہ نہیں کہ چنے اور گندم کی شکل ایک جیسی ہو۔ گندم اور چنے میں امتیاز نہ کر سکتا ہو۔ اسی طرح اگر ماش خریدنا چاہتا ہے تو جاتا ہے اور پہچان لیتا ہے۔ یہ نہیں کہ ماش اور چنے کی شکل ایک جیسی ہو۔ اب جبکہ خدا نے گیہوں جو۔ چنے۔ آم۔ خربوزہ کے پہچاننے کے لئے علامتیں رکھی ہیں۔ آدمیوں کے لئے علامتیں رکھی ہیں تو کیا اگر نہیں رکھیں تو ایمان کے لئے ہی نہیں رکھیں جو سب سے زیادہ ضروری اور قیمتی چیز تھی کبھی عقل اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتی کہ خدا نے ہر چیز کی علامتیں رکھی ہوں مگر ایمان کے لئے کوئی علامت نہ رکھی ہو۔ درحقیقت انسان کا ذہن اس بات کو سوچ ہی نہیں سکتا اور اس کا دماغ اس بات کو برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ ایسا ہو سکے کجا یہ کہ ایسا ہو۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اومن کان میتاً فاحییناہ وجعلنا لہٗ نوراً یمشی بہٖ فی الناس کمن مثلہٗ فی الظلمٰت لیس بخارجٍ منھا کذالک زیّن للکٰفرین ما کانوا یعملون (۶-۱۲۲)

فرمایا۔ کوئی عقل کی بات کرو۔ کوئی انسان اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ ایک شخص جس میں ایمان ہو۔ اور ایک جس میں کفر ہو۔ ان کی ایک جیسی شکلیں ہوں اور ان میں کوئی فرق نہ ہو۔ موٹی موٹی چیزوں میں تو فرق ہو اور ان کو پہچاننے کی علامتیں ہوں لیکن جو اعلیٰ سے اعلیٰ ہے اس کی شناخت کا ذریعہ نہ ہو۔ اگر اس کی شناخت نہ ہو سکے گی تو کوئی اسے حاصل کس طرح کرے گا۔ اب گیہوں کی ضرورت ہو تو چونکہ اسے پہچانتے ہیں اس لئے لے آتے ہیں لیکن اگر گیہوں کو نہ پہچانتے تو پھر کس طرح لیتے۔ دنیا کی

ساری چیزیں خریدتے۔ تب کہیں کھیول ملتی۔ اسی طرح اگر ایمان کی شناخت کی کوئی علامت نہیں رکھی گئی۔ تو اس کے لئے انسان سارے مذہب قبول کرتا۔ تب اسے ایمان کا پتہ ملتا۔ کبھی وہ عیسائی ہوتا اس میں ایمان نہ ملتا تو یہودی بنتا۔ پھر بدھ بنتا۔ اسی طرح ہزاروں لاکھوں مذہب ہیں انہیں اختیار کرتا انہیں چکھتا۔ جیسے بہت سے شربت پڑے ہوں۔ مگر ان کی خوشبو اڑ گئی ہو۔ تو ہر ایک کو چکھ کر کوئی ایک شربت معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی ہر روز مذہب بدلتا۔ اور اس طرح ایمان کو تلاش کرتا۔ اور اسے کچھ نہ ملتا اور ممکن ہوتا کہ اس کا پتہ تو لگ جاتا لیکن جب اس پر عمل کرنے کا زمانہ آتا تو مر جاتا تو اس طرح بالکل

انسان کی حالت خطرہ میں

ہوتی۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی شان سے بعید ہے اس لئے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک جو مردہ ہو اور خدا تم اسے زندہ کرے (ایمان کی علامت یہ ہے کہ انسان زندہ ہو جاتا ہے) اور ایک اندھیرے میں دکھ اور تکلیف میں ہو۔ یہ دونوں برابر ہوں۔

ظلمات کے معنے موت کے بھی ہیں کہ قبر میں جب انسان جاتا ہے تو تاریکی میں ہوتا ہے۔ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ ایک جو مردہ تھا اسے زندہ کر دیا۔ اور ایک ایسے اندھیرے میں جا پڑا۔ جہاں سے نکل نہیں سکتا یعنی وہ مر گیا اور

قبر میں دفن ہے

ایک کی تو یہ حالت ہے اور دوسرے کی یہ ہے کہ اس کے ہاتھ میں شمع ہے جس سے وہ آپ ہی روشنی میں نہیں ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی روشنی دکھاتا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ کوئی بھی دنیا میں ایسا انسان نہیں ہوگا جو یہ کہے کہ ایک ایسا شخص ہو جس کے ہاتھ میں مشعل ہو۔ جس سے اندھیری رات میں لوگوں کو راستہ دکھائے۔ اور ایک ایسا ہو جو مٹی میں دفن ہو۔ کیا یہ دونوں برابر ہیں۔ ایک بچہ بھی جو ابھی بولنے لگا ہو۔ وہ بھی ان میں فرق کر سکے گا۔ اگر اسے کہو کہ یہ آدمی تمہیں گھر چھوڑ آئے۔ یا یہ قبر والا۔ تو وہ یہی کہے گا۔ کہ یہ آدمی چھوڑ آئے۔ پس جس طرح ان میں فرق ہے۔ اسی طرح مومن اور کافر میں فرق ہے۔

مردہ اور زندہ میں کیا فرق ہوتا ہے

یہ کہ زندہ ترقی کرتا ہے۔ اور مردہ تنزل کرتا ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ مردہ کو اگر کوئی نقصان پہنچے تو اسے دور نہیں کر سکتا لیکن زندہ اپنے نقصان کے علاوہ دوسروں کے نقصان کو بھی دور کر سکتا ہے۔

مومن اور کافر میں بھی یہی فرق ہوتا ہے

کافر کی حالت نہیں بدلتی۔ اگر بدلے تو بُرائی کی طرف ہی جاتی ہے۔ جیسے مردہ کی حالت بدلے گی تو بدبو ہی پیدا ہوگی۔ مگر زندہ ترقی کرتا ہے۔ فرمایا یہی حالت مومن اور کافر کی ہوتی ہے۔

مومن ترقی کرتا ہے

اور کافر گرتا ہے۔ پھر یہ فرق ہے کہ کافر اپنے آپ کو بھی نقصان سے نہیں بچا سکتا۔ مگر مومن دوسروں کو بھی بچاتا پھرتا ہے۔ کافر کے گرنے کی یہ حالت ہوتی ہے کہ کل اگر اس کے اخلاق بُرے تھے تو آج اور بدتر ہوں گے۔ کل اگر اس نے اسلام قبول نہیں کیا۔ تو آج اور بھی اسلام قبول کرنے سے دور ہوگا۔ مگر مومن کا تعلق روز بروز خدا تعالیٰ سے بڑھتا جاتا ہے۔ کوئی لمحہ نہیں گزرتا کہ پہلے کی نسبت اور خدا تعالیٰ کے نزدیک نہ ہوتا ہو۔

مومن اور کافر میں فرق

ہے۔ خدا تعالیٰ ایک اور فرق مومن اور کافر میں یہ بیان کرتا ہے۔ کہ وجعلنا له نوراً کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو نور ملتا ہے۔ علاوہ اس کے کہ وہ خود لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسے سامان پیدا ہو جاتے ہیں کہ وہ لوگوں کو ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لا سکتا ہے۔ اس کو ایسا دماغ مل جاتا ہے کہ باریک سے باریک اور مخفی سے مخفی باتیں اس پر کھلتی جاتی ہیں۔ کوئی معمہ نہیں ہوتا۔ جسے وہ حل نہ کر لے اور کوئی مشکل نہیں ہوتی جو اسے ہراساں کر دے کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے نور ملتا ہے پھر وہ کونے کھدرے میں الگ تھلگ نہیں بیٹھ رہتا۔ بلکہ یمشی به فی الناس اس کو لے کر لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔

تو یہ تین باتیں مومن میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اول یہ کہ ترقی کرتا ہے۔ دوم یہ کہ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ سوم یہ کہ خدا کی طرف سے اسے ایسے سامان دیئے جاتے ہیں کہ جو اس کی مدد کرتے ہیں۔ جب کوئی کام کرنے لگتا ہے تو فوراً

خدا کی طرف سے مدد

پہنچتی ہے۔

اگر یہ باتیں کسی میں پائی جاتی ہیں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس میں ایمان ہے۔ اور اگر نہیں پائی جاتیں تو ایمان نہیں۔ درمیانی کوئی رستہ ہی نہیں۔ یا تو انسان مومن ہوگا یا کافر۔ زندہ ہوگا یا مردہ۔ ہاں جس طرح زندگی میں فرق ہوتا ہے کسی کو اعلیٰ ہوتی ہے۔ کسی کی ادنیٰ اسی طرح کوئی اعلیٰ درجہ کا مومن ہوتا ہے کوئی ادنیٰ درجہ کا۔ کوئی بڑا کافر ہوتا ہے کوئی چھوٹا جس طرح مُردوں میں بھی فرق ہوتا ہے کوئی تازہ مرا ہوا ہوتا ہے کوئی دیر کا۔

اب میں

دوستوں سے سوال

کرتا ہوں کہ یہ جو علامتیں ہیں۔ اور جن کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان کا فقدان کفر ہے۔ یہ ان میں پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ یعنی اول یہ کہ ان میں نمو اور ترقی کی طاقت ہے؟ اور ان کا قدم آگے پڑتا ہے؟ دوسرے وہ مردہ کی طرح تو نہیں پڑے رہتے۔ بلکہ دنیا میں کام کرنے والے ہیں۔ یہ علامت معلوم کرنے کے لئے اس بات پر غور کرو کہ تم واقع میں ایسے ہو کہ کچھ کام کرتے ہو یا ایسے ہو کہ مر جاؤ تو کسی کو تمہارا خیال بھی نہ ہو۔ ایک شاعر نے دنیا میں مفید زندگی بسر کرنے کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔

انت الذی ولدتك امك باكيا
والناس حولك يضحكون سرورا
. . . . . .
فتكون عند موتك ضاحکا مسرورا

کہ جب تو پیدا ہوا تھا۔ ماں نے تجھے جنا تھا تو تو رو رہا تھا۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو چونکہ تنگ جگہ سے نکلتا ہے۔ اس کے سر اور جسم پر دباؤ پڑتا ہے۔ اس لئے روتا ہے۔ تو وہ تھا کہ جب پیدا ہوا تھا تو تو رو رہا تھا۔ اور لوگ اس موقعہ پر ہنس رہے تھے۔ ایسی حالت میں تیری پیدائش ہوئی تھی۔ اب تو ایسے عمل کر جب تو مر رہا ہو تو تو خوش ہو کہ خدا سے ملنے چلا ہوں۔ اور لوگ رو رہے ہوں۔ کہ اس سے جو فوائد پہنچ رہے تھے۔ ان سے محروم ہو گئے یہ تیرا بدلا ہے۔ جب تو پیدا ہوا تھا۔ تو روتا تھا اور لوگ ہنستے تھے۔ اب ان سے بدلہ لے۔ اور وہ اس طرح کہ ایسے اچھے عمل کر کہ جب مرنے لگے تو دنیا تم پر روئے کہ اب کیا ہوگا مگر تو ہنس رہا ہو کہ خدا کے پاس جا رہا ہوں۔

حیات کی علامت

یہی ہے کہ کام کرنے والی چیز اپنی جگہ سے ہل جائے تو نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہ ستون ہے۔ (مسجد اقصیٰ کے برآمدے کا ایک ستون) جو کام دے رہا ہے۔ اس کے ساتھ اگر کوئی اور لکڑی کھڑی کر دی جائے۔ تو وہ بھی کھڑی تو نظر آئے گی۔ لیکن اگر اسے ہٹا دیا جائے تو کوئی نقص واقع نہیں ہوگا۔ اور اگر اس ستون کو ہٹا دیا جائے تو نقص پیدا ہو جائے گا۔ تو کام کرنے والے کی یہ علامت ہوتی ہے کہ اگر اسے ہٹا دیا جائے تو نقص پیدا ہو جائے۔ جب تک نیا آدمی اس کام کو سنبھال نہ لے۔ یہ قوت فعلیہ ہوتی ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ خدا کی طرف سے مدد آ جائے۔ چونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فاحییناہ ہم نے اس کو زندہ کیا۔ اس لئے اسے مدد بھی وہ خود ہی دیتا ہے۔ خواہ ساری دنیا مخالف ہو وہ اپنا راستہ پا لیتا ہے۔ کیونکہ اس کے پاس خدا تعالیٰ کی دی ہوئی روشنی ہوتی ہے۔ یا ساری دنیا ڈوب رہی ہو وہ اس شمع کی روشنی سے محفوظ ہوتا ہے اور دوسروں کو محفوظ کرتا ہے جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ یہ روشنی ہر مومن میں حسب مراتب ہوتی ہے۔

دیکھو آم کے لئے جس طرح گٹھلی رس اور چھلکا کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح ایمان کے لئے

تینوں باتوں کی ضرورت

ہے۔ آگے جس طرح بڑے آم کا چھلکا زیادہ رس اور بڑی گٹھلی ہوتی ہے۔ اسی طرح جس میں زیادہ ایمان ہوگا۔ یہ باتیں بھی زیادہ پائی جائیں گی۔ لیکن ایمان کے لئے ہونی ضروری ہیں۔ کہ خدا سے تعلق بڑھ رہا ہو کچھ نہ کچھ کام کا سہارا اس پر ہو۔ خدا کی تائید خواہ تھوڑی ہو۔ مگر ہو ضرور۔ زیادہ روشنی اچھی ہوتی ہے لیکن تھوڑی بھی کام دے جاتی ہے۔

پس یہ تینوں علامتیں خواہ تھوڑی ہوں مگر ہونی چاہئیں۔ میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ دیکھیں۔ کیا یہ ان میں پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ اگر کسی میں نہیں تو سمجھے کہ وہ کفر کے زیادہ قریب ہے بہ نسبت ایمان کے۔ اور اگر پائی جاتی ہیں۔ تو ان میں اور ترقی کرے۔

خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ایمان کی یہ علامتیں پیدا کریں۔ اپنا

نور اور روشنی

دے۔ جس سے ہم فائدہ اٹھائیں۔

"احبّ للناس ما تحب لنفسك تكن مسلماً"
(الحدیث)

عُلماءِ رحیم یار خاں کے لئے لمحۂ فکریّہ

کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو سلوک ایسا
کہ جو کوئی تم سے کرتا تمہیں ناگوار ہوتا

(محترم مولانا جلال الدین صاحب شمسؔ ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

(۲)

(۴)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی ان تصریحات کے بعد اِن معترضین حضرات علماء کے چند اقوال بھی ملاحظہ ہوں۔

۱۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ للعالمین ہیں۔

چنانچہ مولانا محمد موسیٰ صاحب مدرس قاسم العلوم ملتان آپ کے مرثیہ میں کہتے ہیں:

وکنت من الرحیم علی البسیط
عطاء رحمۃ للعالمین

("ترجمان اسلام" لاہور مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۱ء)

۲۔ محمد طفیل صاحب قیم جماعتِ اسلامی لکھتے ہیں:۔

"مولانا مودودی اسلام کے
ہر مسئلہ میں سند تھے اور سند ہیں"
(قاصد کشمیر نمبر صفحہ ۱۷)

اور مولانا امین احسن صاحب اصلاحی نے جو مودودی صاحب کے دستِ راست تھے تحقیقاتی عدالت کے روبرو مسلمان کی تعریف کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے کا مطلب یہ بتایا کہ جو

"اپنی زندگی کے متعلق تمام معاملات
میں اُن کو آخری سند تسلیم کرتا ہو"
(تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ صفحہ ۲۳۵)

۳۔ مولانا عبد السلام صاحب ندوی امانت لکھنوی کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"بالخصوص امانت لکھنوی اس کے
خاتم المرسلین قرار پائے"
(شعر الہند حصہ دوم صفحہ ۲۰ طبع چہارم)

۴۔ دیوبند کے مشہور عالم شیخ محمود الحسن صاحب نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا جو مرثیہ لکھا اُس میں آپ فرماتے ہیں:

"زباں پر اہلِ اھواء کی ہے کیوں اُعل ھبل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی"
(مرثیہ صفحہ ۶)

اِس شعر میں مولوی رشید احمد صاحب کو ہی بانیٔ اسلام یعنی خدا کا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی قرار دیا گیا ہے اور لکھتے ہیں:

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

گویا کعبہ شریف میں جو بیت اللہ ہے لوگوں کو وہ عرفانِ الٰہی حاصل نہ ہو سکتا تھا۔

پھر اُسی مرثیہ میں گنگوہی صاحب کے حق میں کہتے ہیں:

مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اِس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابنِ مریم

لیکن حضرات علمائے رحیم یار خاں کے نزدیک یہ اقوال قابلِ اعتراض نہیں ہیں۔

(۵)

ناشرین پمفلٹ کا جماعتِ احمدیہ کو منکرین ختمِ نبوت قرار دینا ایک صریح بہتان ہے جس کا انہیں مرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور جواب دینا ہوگا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بصدقِ دل خاتم النبیین مانتے ہیں اور ہر وہ شخص جو جماعتِ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے بیعت کے وقت یہ اقرار کرتا ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ الہام فرمایا:۔

"پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار"

نیز فرمایا:۔

"صلّ علی محمدٍ خاتم النبیین سید ولد آدم"

پس کذاب ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منکر ہیں۔

اور خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے یہ معنے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور نئی شریعت جاری کرے ہم بزرگانِ امت کے اقوال سے ثابت کرنے کیلئے تیار ہیں اگر کسی عالم میں وہ مودودی صاحب ہوں یا کوئی اور اس موضوع پر مباحثہ کرنے کی طاقت ہے تو وہ میدانِ مباحثہ میں نکلے۔ اگر ہم خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کی مذکورہ بالا تشریح پہلے ائمہ اور بزرگانِ امت کے اقوال سے ثابت نہ کر سکیں تو ہم پانچسو روپیہ اپنے مدّمقابل کو دیں گے۔ یہ مباحثہ شہر رحیم یار خاں میں ہو سکتا ہے۔ مباحثہ تحریری اور تقریری ہوگا اگر کسی عالم میں جرأت ہے تو وہ مباحثہ کے لئے نکلے۔ اور ہم سے بقیہ شرائط طے کرے۔

(۶)

ناشرین پمفلٹ نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ

"کیا آپ کی جماعت یا خلیفہ صاحب
اس بات کی اجازت دینے کو تیار
ہیں کہ خاتم النبیین حضرت محمد
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک
ادنیٰ غلام۔۔۔۔ ربوہ۔۔۔۔
قصرِ خلافت۔۔۔ کے سامنے آپکی
سیرت بیان کرے؟"

مطالبہ کا یہ اندازِ بیان خود جس قسم کا ہے وہ ہر عقلمند پر عیاں ہے تاہم مَیں انہیں اطلاع دیتا ہوں کہ ربوہ میں خدا کے فضل سے غیر از جماعت اہلِ علم حضرات کی تقاریر مختلف اداروں میں ہوتی رہتی ہیں۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہُوا مولانا محمد حنیف صاحب ندوی کو مدعو کیا گیا تھا اور انہوں نے تعلیم الاسلام کالج میں بڑی پُر مغز تقریر بھی فرمائی۔ اِسی طرح علامہ علاء الدین صدیقی صاحب اور دیگر اہلِ علم اصحاب بھی تقریریں فرما چکے ہیں۔ ہٰذا اگر کوئی صاحب علم بزرگ متانت و شرافت کے ساتھ "سیرۃ النبیؐ" کے موضوع پر ربوہ میں کچھ ارشاد فرمانا چاہیں تو نظارت اصلاح و ارشاد کو اطلاع دیں۔ اہل ربوہ اُن کے خیالات سننے کے لئے بخوشی تیار ہوں گے۔ ہاں شر انگیز فتنہ پرداز اور قانون شکن اشخاص کو ربوہ میں مدعو نہیں کیا جاتا۔

علماءِ رحیم یار خاں کو چاہیئے کہ وہ امن شکن اور خلافِ قانون حرکات سے باز آجائیں اور قانون نے جو آزادی پاکستان کے شہریوں کو دی ہے اس میں دخل اندازی نہ کریں۔

اُن کے اس سوال کا کہ احمدیوں کو کیا حق ہے کہ وہ جلسے کریں پہلا جواب تو یہ ہے کہ عقلاً اِس نوع کی پابندی تو ان صاحبین پر عائد ہونی چاہیئے جو قیامِ پاکستان سے قبل پاکستان کو کافرانہ حکومت (مسلمانانِ ہند کی سیاسی کشمکش حصہ سوم) جنّت الحمقاء (ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء) قرار دیتے تھے۔ اور اُن دعویدارانِ تحفظِ ختمِ نبوت پر ہونی چاہیئے جو قیامِ پاکستان سے قبل اور بعد بھی اُسے "پلیدستان" کے نام سے یاد کرتے رہے۔ (خطباتِ احرار صفحہ ۸۳ و تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ صفحہ ۲۷۴ و ۲۷۵) اور جنہوں نے ۱۵ فروری ۱۹۵۳ء کو پنجاب میں فسادات برپا کرکے لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا "احرار پاکستان کے مخالف تھے اور اُن کے اس عقیدے کی وجوہ عنقریب لوگوں پر ظاہر ہو جائیں گی" (رپورٹ صفحہ ۲۷۴) اور جن کے امیر نے یہ کہا تھا کہ "پاکستان بازاری عورت ہے جس کو احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے"۔ اور تحقیقاتی عدالت نے اب بھی انہیں مخالف پاکستان ہی قرار دیا (رپورٹ صفحہ ۲۷۵ و صفحہ ۲۷۸) اور جماعتِ اسلامی پر عاید ہونی چاہیئے جس کے متعلق فاضل ججان نے لکھا:۔

"یہ جماعت موجودہ نظامِ حکومت
اور اس کے چلانے والوں کی
مخالفت کر رہی ہے۔ ہمارے
سامنے جماعت کی جو تحریریں پیش
کی گئی ہیں ان میں سے ایک بھی
نہیں جس میں مطالبۂ پاکستان
کی حمایت کا بعید سا اشارہ بھی
موجود ہو۔ اس کے برعکس یہ تحریریں
جن میں کئی مفروضے بھی شامل
ہیں تمام کی تمام اس شکل کی
مخالف ہیں جس میں پاکستان وجود
میں آیا۔ اور جس میں اب تک موجود
ہے" (رپورٹ صفحہ ۲۶۱)

مگر جماعت احمدیہ نے تو پاکستان کے قیام میں ایسا شاندار حصہ لیا ہے کہ مولانا رئیس احمد جعفری نے اپنی کتاب "حیاتِ محمد علی جناح" میں اس پر زبردست خراجِ تحسین ادا کیا ہے۔ اور یہی وجہ تھی کہ باؤنڈری کمیشن کے سامنے پاکستان کا کیس پیش کرنے کے لئے حضرت قائدِ اعظم مرحوم کی نظرِ انتخاب ایک احمدی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پر پڑی۔ اور اسی طرح یو۔ این۔ او میں بھی پاکستان کی وکالت آپ کے ذریعہ ہوئی اور پھر وزارتِ خارجہ کا قلمدان بھی مکرم چوہدری صاحب کے سپرد فرمایا۔ قائدِ اعظم مرحوم معمارِ پاکستان تھے ان کے انتخاب کے خلاف اُن کی وفات کے بعد شور مچانے والے یقیناً اِس پنجابی مثل کے مصداق ہیں۔

"ماں نالوں ہیجلی دایہ پھپھے کٹنی"

دوسرا جواب اِس سوال کا یہ ہے کہ جس قانون کی رُو سے تمہیں جلسے کرنے کا حق ہے وہی قانون احمدیوں کو بھی جلسے کرنے کا حق دیتا ہے۔ اور اگر تم گزشتہ زمانوں کے مخالفین حق کی طرح کسی جگہ احمدیوں کو بجبر و اکراہ تبلیغِ حق سے روکو گے تو یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے سعید روحوں کے دلوں میں آسمان سے القاء کریں گے کہ وہ حق کو قبول کریں اور تم خدا تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔ ہم جس خدا پر ایمان رکھتے ہیں وہ حیّ و قیوم اور قادر خدا ہے۔

تم چاہتے ہو کہ ۱۹۵۳ء کے فسادات کی حالت پھر پیدا ہو لیکن جانتے ہو کہ اس کا کیا نتیجہ ہوا تھا۔ لو وہ مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی مدیر "صدق" کے الفاظ میں سنو فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ملک میں علماءِ دین کا

جو کچھ تھوڑا بہت وقار تھا وہ اینٹی قادیانی تحریک کے دوران میں بالکل ختم ہو گیا ہے خصوصاً تحقیقاتی عدالت میں تو ان حضرات نے اپنے علم و فہم و نظر کا جواب دیا ہے اس کے بعد تو شاید ہی دین کی کچھ قدر و منزلت ہمارے تعلیمیافتہ طبقہ میں رہ جائے۔"

(نوائے وقت ۲۳ فروری ۱۹۵۵ء زیر عنوان "سچی باتیں")

پس ان ملائیت ذہنیت کو جو ہمیشہ فتنہ و فساد برپا کرتی رہی ہے۔ جس کی وجہ سے ڈاکٹر اقبال مرحوم کو بھی یہ کہنا پڑا ؎

دین مُلّا فی سبیل اللہ فساد

اس ذہنیت کو یکسر ترک کر دیں۔ میں نہیں کہتا کہ سب علماء اس قسم کے ہیں بعض صلح جو نیک خصلت بھی ہیں وہ ہماری تحریر کے مخاطب نہیں بلکہ ہماری مراد صرف ان چند علماء سے ہے جن کا پیشہ فتنہ پردازی اور شر انگیزی ہے ان کو چاہیے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کا مصداق نہیں کہ

"وعلماءھم شر من تحت ادیم السماء منهم تخرج الفتنة وفیهم تعود"

(۷)

پھر احمدی علماء کی تقریریں سنے بغیر لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے ناشرین پمفلٹ نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ جماعت احمدیہ منافقوں کی طرح زبان پر حضور اقدس کا مبارک نام لاکر درحقیقت کسی اور نبی کی یعنی بانی جماعتِ احمدیہ منافقوں کی طرح زبان پر حضور اقدس کا مبارک نام لاکر درحقیقت کسی اور نبی کی یعنی بانی جماعت احمدیہ کی سیرت مسلمانوں کو سنانا چاہتی تھی۔ اس قسم کے افتراء اور جھوٹ کا جواب لعنة اللہ علی الکاذبین کے سوا ہم اور کیا دے سکتے ہیں۔ سینکڑوں مقامات پر جماعت احمدیہ سیرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے سالہا سال سے کرتی ہے اور کئی مقامات پر غیر از جماعت بھی ہمارے ان جلسوں میں تقریریں کی ہیں اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں لوگ ان ناشرین کے جھوٹا ہونے کی گواہی دے سکتے ہیں۔

پمفلٹ شائع کرنیوالوں کو یہ ہمت نہیں ہوئی کہ وہ یہ ثابت کرتے کہ "سیرة النبی" کے جلسہ مبارک رکوانے کے لئے علماء رحیم یار خان کی اشتعال انگیزی اور ان کی جدوجہد دشمنانِ اسلام جیسی نہیں تھی؟ کیونکہ کوئی بہی خواہِ اسلام اسے اسلامی نہیں قرار دے سکتا اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

"المسلم من سلم الناس من لسانه ویده"۔ یعنی مسلمان تو وہ ہوتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ ہوں۔

نیز فرماتے ہیں :-

"احب للناس ما تحب لنفسك تكن مسلمًا"

کہ اے مدعی اسلام! تو اُس وقت مسلمان ہوگا۔ جب تو لوگوں کے لئے بھی وہی بات پسند کرے جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

کیا علمائے رحیم یار خان اور جماعتِ اسلامی کے اپنے آپ کو صالحین کہلانے والے یہ پسند کرتے ہیں کہ اگر کسی شہر میں اُن کا فرقہ اقلیت میں ہو اور اُن کا مخالف فرقہ اکثریت میں۔ تو ان کے ساتھ اکثریت والے وہی معاملہ کریں۔ جو انہوں نے احمدیوں کی نسبت روا رکھا ہے۔ ان کے اس فعل سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں کہاں تک اپنے آپ کو مسلمان کہلانے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام کہلانے میں حق بجانب ہیں۔

ہم نے اسلام کی اس خوبی کو جو اس نے مذہبی آزادی اور مذہبی رواداری اور دوستانہ ماحول میں ایکدوسرے کے افکار و خیالات سننے کے متعلق دی ہے اور جو انسان کا پیدائشی حق ہے اپنے پمفلٹ میں نمایاں کیا تھا تا کوئی شخص علمائے کرام کے غیر اسلامی رویہ کو اسلام کی طرف منسوب نہ کر دے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو سلوک ایسا
کہ جو کوئی تم سے کرتا تمہیں ناگوار ہوتا

(۸)

بالآخر میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہمارے ملک کے بعض شر انگیز علماء جس قسم کی غلط ذہنیت یعنی قانون شکنی۔ اشتعال انگیزی اور بد امنی کی ملک کے مختلف فرقوں کے عوام میں پیدا کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف بس بیدرد کر تشدد پر ابھار رہے ہیں یہ ملک اور قوم کے لئے سخت خطرناک ہے۔ اس ذہنیت کا یہ نتیجہ ہے کہ اوکاڑہ میں عشاء کی نماز کے وقت جبکہ کچھ لوگ نماز ادا کر رہے تھے ایک پارٹی نے ان پر حملہ بول دیا۔ تب خانۂ خدا میں نمازیوں اور حملہ آوروں میں سخت لڑائی ہوئی تین جانیں وہیں ہلاک ہو گئیں اور تین کو شدید ضربات آئیں اور انہیں ہسپتال پہنچایا گیا۔ اس قسم کی ذہنیت نہایت قابل افسوس اور شرمناک ہے۔ چنانچہ پاکستان ٹائمز مجریہ ۱۷ اپریل نے اپنے ایڈیٹوریل میں ایسی ذہنیت کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے :-

"یقیناً ہر فرقہ کو اپنی رائے رکھنے کا حق ہے اور علمی طور پر ایک دوسرے سے اختلاف رکھنا بھی جائز اور مسموع ہے لیکن بعض اشخاص کی یہ میلانِ طبیعت ناقابلِ برداشت ہے کہ وہ اپنی زبانوں اور قلموں سے دلائل دینے کی بجائے لاٹھیوں اور چھروں اور بندوقوں سے جواب دیں۔ اس قسم کی ذہنیت اور اس ذہنیت کے موجبات کا استیصال ضروری ہے۔"

یہ صرف پاکستان ٹائمز کی ہی رائے نہیں بلکہ دوسرے پاکستانی مؤقر جرائد نے بھی اسی رائے کا اظہار کیا ہے اور ملک کا عام سنجیدہ طبقہ اشتعال اور تشدد کے اس طریق سے نفرت کا اظہار کر رہا ہے جیسا کہ ہم نے بھی اپنے پہلے پمفلٹ میں اسی سنجیدہ طبقہ کی طرف اشارہ کیا تھا جس سے ہماری مراد رحیم یار خاں کا ہر وہ نیک مزاج امن پسند سعادتمند شخص تھا جو فساد، اشتعال انگیزی۔ قانون شکنی اور ازراہِ ظلم و جبر و استبداد دوسروں کو ان کے حقوق آزادی سے محروم کرنے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسے علماء کی ذہنیت کا بگاڑ قوم و ملک کے لئے سخت خطرناک ہے پھر اس پر ان علماء کا فخر کرنا اور بھی زیادہ افسوسناک ہے

اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق بخشے کہ ہم اسوۂ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں امن و سلامتی کے علمبردار بن جائیں اور خلافِ اسلام حرکات کے مرتکب ہو کر اسلام کی بدنامی کا باعث نہ ہوں ؎

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کی چک ۶/۱۱-ایل ضلع منٹگمری میں تشریف آوری

مورخہ ۲۴/۱۷ بروز بدھ جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب جماعت چک ۶/۱۱-ایل ضلع منٹگمری میں تشریف لائے۔ آپ تقریباً بارہ بجے یہاں پہنچے۔ دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کے بعد آپ جماعت ہڑپہ کی خواہش کے مدنظر وہاں تشریف لے گئے جو کہ یہاں سے تقریباً ۴ میل دور ہے۔ عشاء کے وقت آپ کی واپسی ہوئی۔ جب کہ ایک تربیتی جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی صدارت سید کلیم احمد شاہ صاحب قائم مقام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱-ایل نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد صاحبزادہ موصوف نے نہایت اور مدلل انداز میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر فرمائی اور جماعت کو بیش قیمت نصائح سے مستفیض فرمایا۔ اور جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ تقریباً ۱۱ بجے یہ جلسہ ختم ہوا۔ اس جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ متعدد غیر از جماعت حضرات نے بھی شرکت کی۔ رات یہاں قیام کرنے کے بعد صبح آپ واپس ربوہ تشریف لے گئے۔ یہ تقریب بہت ہی کامیاب ثابت ہوئی۔

(منیر احمد محمود معلم وقف جدید چک ۶/۱۱-ایل ضلع منٹگمری)

اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے ساتھ ساتھ ناصرات الاحمدیہ کا قیام اس غرض سے عمل میں لایا گیا تھا تا کہ بچیوں میں شروع ہی سے اسلام کو سمجھنے اس کے لئے متحد ہو کر کام کرنے اور بعد میں عظیم تر ذمہ داریوں کو سنبھالنے کی صلاحیت پیدا ہو۔ چنانچہ جماعت کی تنظیم میں ناصرات الاحمدیہ کا کام بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ پاکستان کے تقریباً ہر شہر میں اور بعض دوسرے ممالک میں لجنہ اماء اللہ کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ کا قیام ہو چکا ہے۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ اس تنظیم کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنایا جائے۔ بچیوں کے باقاعدہ اجلاس ہوں اور ان اجلاسوں میں دینی مضامین پڑھائے جائیں۔ چندہ دینے کی عادت ڈالنے کے لئے ناصرات کا کم از کم ایک آنہ ماہانہ چندہ مقرر کیا گیا ہے۔ ہر جگہ کی لجنات سے التماس ہے کہ وہ باقاعدہ ناصرات کے اجلاسوں کی رپورٹ اُن کی تعداد اور ان سے وصول کئے ہوئے چندہ کی مفصل رپورٹ بھیجتی رہا کریں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ: (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے۔ کیونکہ وہ وصیت کا تعین کر چکا ہے وصیت کنندگان۔ سکرٹری صاحبان مال اور سکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں۔

— اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ

مسل نمبر ۱۷۰۱۴ - میں امۃ الکریم بی۔ اے بنت عبدالرحیم صاحب پیشہ طالب علمی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج تاریخ ۲۰/۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ آمد کے بڑھنے کی صورت میں اس کے مطابق ۱/۱۰ حصہ ادا کیا کروں گی میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی الامۃ ۔ امۃ الکریم گواہ شد۔ عبدالرحیم بقلم خود والد موصیہ گواہ شد۔ کاتب محمد الدین سکرٹری وصایا دارالصدر شرقی ربوہ ۲۰/۲/۶۳

مسل نمبر ۱۷۰۱۶ - میں انور بیگم زوجہ چوہدری حلیم احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱۱-۱ ب ڈاکخانہ ۱۱-۴/۲ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ تین ہزار روپے بذمہ خاوند۔ زیورات چوڑیاں طلائی ۱۲ عدد وزنی ۱۰ تولے ہار طلائی ایک عدد وزنی ۳ تولے۔ کانٹے ایک جوڑی ۱/۲ ۱ تولہ انگوٹھیاں چار عدد ۱/۲ ۱ تولہ کڑے ۴ عدد چار تولہ کل ۲۰ تولے بحساب ۱۲۰ روپے فی تولہ کل قیمت زیورات ۲۴۰۰۔ کل میزان بمعہ حق مہر ۲۴۰۰ + ۳۰۰۰ = ۵۴۰۰ روپے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد سے منہا کردی جائے گی۔ اس جائداد کے علاوہ میری آمد کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا کوئی اور آمد کا ذریعہ پیدا ہو جاوے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ ۔ انور بیگم۔ گواہ شد۔ حلیم احمد ولد چوہدری محمد جان خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا حال چک ۳۰/۱۰-۱۱ ایل

مسل نمبر ۱۷۰۳۵ - میں کریم بی بی زوجہ چوہدری عبدالرحمٰن خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ باب الابواب ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے: حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دو صد روپیہ صرف (۲) زیور طلائی وزنی ایک تولہ ایک رتی قیمتی ۱۵۰ روپے (۳) زمین زرعی ۶ ایکڑ واقعہ چک ۲/۳۸ ج ب ضلع لائلپور ہے۔ یہ زمین مجھے والد صاحب کے ورثہ سے ملی ہے اور اس کی قیمت ۱۵۰۰۰ روپے ہے فی ایکڑ ۲۵۰۰ روپے کے حساب سے ہے۔ میں اس کل جائداد مالیتی ۱۵۳۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

گواہ شد۔ کریم بی بی زوجہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب۔ گواہ شد محمد سلیم خاں محلہ باب الابواب ربوہ گواہ شد۔ محمد اعظم خاں محلہ باب الابواب ربوہ ۱۳/۳/۶۳

مسل نمبر ۱۷۰۲؟ - میں مسماۃ رشیدہ بیگم بنت منشی عظیم بخش قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ساکن پٹیالہ حال راولپنڈی ڈاکخانہ چکلالہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ستمبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد ایک جوڑی طلائی بندے مالیتی ۱۰۰/- روپے اور حق مہر مبلغ ۲۴۲ روپے بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی آمد ہوئی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ الامۃ رشیدہ بیگم

گواہ شد۔ خاکسار عبدالرحمٰن بی اے سیکشن آفیسر ریلوے ونگ وزارت مواصلات وصیت نمبر ۶۱۷۵ حکومت پاکستان راولپنڈی خاوند موصیہ گواہ شد۔ عبدالرشید قریشی۔ قائمقام قائد مقامی و ضلع مجلس خدام الاحمدیہ کیمبلپور

مسل نمبر ۱۷۰۲۹ - رشیدہ سلطانہ زوجہ عبدالحلیم خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۷/ج ب ڈاکخانہ کالووال ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ بتاریخ ۱۶ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں اور نہ ہی کوئی غیر منقولہ جائداد ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- صد روپیہ بذمہ خاوند ہے اور مبلغ ۴۹۰/- روپے کا طلائی و نقرئی زیور میرے پاس موجود ہے اور سلائی مشین یکصد پینسٹھ روپے اور نقد یکصد ستر روپے میرے پاس موجود ہیں کل میزان مبلغ تیرہ صد پچیس روپے ہوئے جن کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ اور کوئی آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد میں کروں۔ تو اسقدر روپیہ بعد میں منہا کردیا جائیگا۔ نیز اگر بوقت وفات میری مزید جائداد مذکورہ بالا کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ۔ رشیدہ سلطانہ۔

گواہ شد عبدالحلیم خان انسپکٹر وقف جدید ربوہ جھنگ گواہ شد۔ عبدالرحیم دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۱۷۰۳۰ - میں سارہ بیگم بیوہ ملک عبدالجبار مرحوم قوم ککے زئی پیشہ امور خانہ داری عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۵/۷ فرید ٹاؤن منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان پختہ حدود اربعہ ۷ مرلہ واقع ۲۵/۷ فرید ٹاؤن منٹگمری مالیتی مبلغ ۵۰۰۰/- پانچ ہزار روپیہ۔ ۲ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- پانچ صد روپیہ جو اپنے خاوند مرحوم سے وصول کرچکی ہوں نمبر ۳ کڑے وزنی ۱/۲ ۲ تولہ مالیتی ۲۰۰/- صد روپیہ ایک عدد انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ مالیتی ۳۰/- روپیہ ٹکہ ایک تولہ مالیتی ۲۰/- روپے لوکٹ طلائی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی ۱۸۰/- روپے ایک جوڑا منگ طلائی وزنی ۴ ماشہ مالیتی ۴۰/- روپے ایک عدد پرانی سلائی مشین مالیتی ۱۵۰/- روپیہ کل میزان مبلغ چھ ہزار تین صد بیس روپیہ ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ امداد رشتہ داران بطور وظیفہ جو مبلغ چھ صد روپیہ سالانہ ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامۃ سارہ بیگم بقلم خود بیوہ ملک عبدالجبار ۲۵/۷ فرید ٹاؤن منٹگمری۔

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد۔ فقیر احمد ولد شیخ برکت علی فرید ٹاؤن

مسل نمبر ۱۷۰۳۱ - میں عزیزہ مسرت زوجہ ملک ثناء اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ [illegible] عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے اول حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے دوم زیورات مالیتی نوسو تین روپے (۹۰۳ روپے) جن کی تفصیل یہ ہے۔ کڑے طلائی وزن ۲ تولہ نو ماشہ ہار طلائی وزنی ۲ تولہ [illegible] کانٹے طلائی وزن ایک تولہ بالیاں وزنی ۵ ماشہ ٹکہ ایک عدد وزنی چھ ماشہ۔ انگوٹھیاں تین عدد وزنی ۱ ماشہ مجموعی وزن سات تولہ، سوم ایک عدد کپڑے سینے کی مشین مالیتی ایک سو چوراسی (۱۸۴) روپے میں اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ الامۃ ۔ عزیزہ مسرت۔ گواہ شد ثناء اللہ مکان ۲۰ نیئر دی ایریا دارالرحمت ربوہ۔ گواہ شد محبوب عالم [illegible] انچارج شعبہ زود نویسی

دعائے مغفرت

سید امیر شاہ صاحب آف سرگودہا جو کہ غلام محمد بیراج میں اپنی زمین کے سلسلے میں مقیم تھے۔ چند دن بیمار رہ کر انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مخلص اور عبادت گذار بزرگ تھے اور سلسلہ سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد کے زیر انتظام حیدر آباد میں دفن کیا گیا۔ احباب جماعت سے جنازہ غائبانہ اور دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار مرزا اعظم بیگ)

مشترکہ ٹائم ٹیبل

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ و فاروق بس سروس لمیٹڈ ربوہ

اپ سروس: نمبر شمار	اپ سروس: برائے	اپ سروس: وقت روانگی	ڈاؤن سروس: نمبر شمار	ڈاؤن سروس: برائے	ڈاؤن سروس: وقت روانگی
۱	لاہور	۵ — ۰۰	۱	جوہر آباد	۶ — ۰۰
۲	گوجرانوالہ	۶ — ۱۵	۲	جوہر آباد	۷ — ۰۰
۳	لاہور	۶ — ۴۵	۳	جوہر آباد	۷ — ۴۵
۴	لاہور	۷ — ۴۵	۴	سرگودہا۔ میانوالی	۸ — ۳۰
۵	لائیلپور	۸ — ۳۰	۵	سرگودہا	۹ — ۰۰
۶	لاہور	۹ — ۰۰	۶	جوہر آباد	۹ — ۴۵
۷	لاہور	۹ — ۴۵	۷	سرگودہا۔ دریاخاں	۱۰ — ۴۵
۸	لاہور	۱۰ — ۴۵	۸	جوہر آباد	۱۰ — ۴۵
۹	گوجرانوالہ	۱۱ — ۰۰	۹	جوہر آباد	۱۱ — ۳۰
۱۰	لاہور	۱۱ — ۳۰	۱۰	جوہر آباد	۱۲ — ۳۰
۱۱	لاہور	۱۲ — ۳۰	۱۱	جوہر آباد	۱۳ — ۰۰
۱۲	لائیلپور	۱۳ — ۱۵	۱۲	سرگودہا۔ بھیرہ	۱۴ — ۱۵
۱۳	لاہور	۱۳ — ۴۵	۱۳	جوہر آباد	۱۴ — ۴۵
۱۴	لائیلپور	۱۴ — ۱۵	۱۴	جوہر آباد	۱۵ — ۱۵
۱۵	لاہور	۱۵ — ۱۵	۱۵	جوہر آباد	۱۶ — ۰۰
۱۶	گوجرانوالہ	۱۶ — ۰۰	۱۶	جوہر آباد	۱۶ — ۴۵
۱۷	لاہور	۱۶ — ۴۵	۱۷	جوہر آباد	۱۷ — ۱۵
۱۸	لائیلپور	۱۷ — ۴۵	۱۸	سرگودہا۔ بھیرہ	۱۸ — ۰۰
۱۹	لاہور	۱۸ — ۳۰	۱۹	سرگودہا	۱۸ — ۴۵
۲۰	لائیلپور	۱۹ — ۱۵	۲۰	سرگودہا	۱۹ — ۱۵
			۲۱	سرگودہا۔ میانوالی	۲۰ — ۰۰
			۲۲	جوہر آباد	۲۰ — ۳۰
			۲۳	جوہر آباد	۲۱ — ۰۰
			۲۴	جوہر آباد	۲۲ — ۳۰

منیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ و فاروق بس سروس لمیٹڈ لاہور

ولادت

میرے بھائی چوہدری محمود احمد صاحب کلرک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو اللہ تعالیٰ نے دو بچیوں کے بعد فرزند عطا فرمایا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود۔ درویشان قادیان۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ اور دیگر احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسعود احمد تجویز فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں بندہ کی خوشی میں کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے روزنامہ الفضل جاری کرا رہا ہے۔ (محمد وارث ہاشمی چک ۳۲/۲ ۱۰-ڈبلیو کریال - وہاڑی ملتان)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• کراچی ۲۳ اپریل نئی دہلی کی ایک خبر کے مطابق معتبر ذرائع نے بتایا ہے کہ اگر مسئلہ کشمیر پر کراچی میں پاکستان اور بھارت میں مذاکرات میں تعطل پیدا ہو گیا تو اس امر کا امکان ہے کہ برطانیہ کے وزیر امور دولت مشترکہ مسٹر ڈنکن سینڈز اسے توڑنے کی کوشش کریں گے اور اس سلسلہ میں انہیں امریکہ کی معاونت بھی حاصل ہوگی یہ بھی خیال ہے کہ مسٹر ڈنکن سینڈز صدر ایوب اور پنڈت نہرو میں ملاقات کی کوشش بھی کریں گے دہلی میں برطانوی ہائی کمیشن کے ایک ترجمان نے کل اس بات کی تصدیق کی کہ ممکن ہے مسٹر ڈنکن سینڈز کراچی میں سنٹو کے وزارتی اجلاس کے بعد دہلی کا دورہ کریں۔ کچھ اعلیٰ امریکی حکام کراچی پہنچ گئے ہیں اور وہ مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کے دوران یہیں رہیں گے۔ بھارت میں امریکی سفیر کو بھی کراچی میں بات چیت کے بارے میں مطلع رکھا جا رہا ہے۔

• مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت میں مذاکرات کا پانچواں دور کل شروع ہو گیا۔ کل دو اجلاس ہوئے صبح کے اجلاس میں دونوں وفود نے اور شام کے اجلاس میں سردار سورن سنگھ اور مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور ان کے مشیروں نے شرکت کی۔ کل کے مذاکرات کے بعد اس امر کے کوئی آثار نہیں کہ مسئلہ کے تصفیہ کی جانب بات کچھ آگے بڑھی ہے مسٹر بھٹو نے صبح کے اجلاس میں یہ خیال ظاہر کیا کہ ممکن ہے مذاکرات کا چھٹا دور بھی ہو۔

باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ کل صرف پرانے موقف پر بات چیت ہوئی۔ یہ کہنا ابھی قبل از وقت ہے کہ بھارتی وفد نے گذشتہ بار کراچی میں بات چیت کے دوران جو تجاویز پیش کی تھیں ان کے سلسلہ میں وہ کچھ مزید مراعات دینے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ یہ تجاویز پاکستان کی توقعات سے بہت کم تھیں اور پاکستانی وفد نے انہیں مسترد کر دیا تھا بیشتر مبصرین کا خیال ہے کہ مذاکرات کا موجودہ دور آخری ثابت نہیں ہوگا اور دونوں حکومتیں یہ سلسلہ جاری رکھنے کے حق میں ہیں۔

• انقرہ ۲۳ اپریل غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق ترک فوج کے پانچ افسروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ان پر فوجی یونٹوں کو بغاوت پر اکسانے کا الزام ہے ان میں ایک لیفٹیننٹ کرنل بھی شامل ہے غیر مصدقہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ یہ افسر فوجی یونٹوں میں اشتہار تقسیم کرتے رہے ہیں جن پر "ینگ کمالسٹ" (کمال اتاترک پاشا) آرمی کے دستخط ہیں۔

• ماسکو ۲۳ اپریل روسی خبر رساں ایجنسی "تاس" نے بتایا ہے کہ روس نے کل ایک اور مصنوعی سیارہ زمین کے گرد مدار پر چھوڑا ہے اس میں کوئی انسان سوار نہیں ہے روس نے نو روز قبل بھی ایک مصنوعی سیارہ چھوڑا تھا خیال ہے کہ یہ مصنوعی سیاروں کو چھوڑنے کا مقصد چاند تک انسانی سفر کے لئے راہ ہموار کرنا ہے روس نے کل جو مصنوعی سیارہ چھوڑا ہے اس میں سائنسی آلات لگے ہوئے ہیں۔ مصنوعی سیارہ مدار میں داخل ہو گیا ہے۔

• راولپنڈی ۲۳ اپریل پاکستان میں لبنان کے نامزد سفیر مسٹر رمز شحم نے کل ایوان صدر میں صدر ایوب کو اپنی اسناد تقرر پیش کیں انہوں نے بعد میں وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان کے ساتھ ملاقات کی وزارت تجارت کے سیکرٹری مسٹر ایم اسلم بھی اس موقع پر موجود تھے۔

صدر ایوب نے لبنانی سفیر کی اسناد قبول کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے ہمیشہ اسلامی ملکوں اور دنیائے عرب کے اتحاد کے لئے کام کیا ہے اور آئندہ بھی اپنی کوششیں جاری رکھے گا اس سے قبل لبنانی سفیر نے کہا کہ وزیر اعظم لبنان رشید کرامی کا پاکستان میں جس گرم جوشی سے استقبال کیا گیا اس نے لبنانی عوام اور حکومت پر گہرا اثر چھوڑا ہے آپ نے امید ظاہر کی کہ پاکستان اور لبنان کے دوستانہ تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔

• بیت المقدس ۲۳ اپریل اسرائیل کے صدر کی حالت کل صبح اور بگڑ گئی۔ آپ کئی روز سے صاحب فراش ہیں ان کی جسمانی طاقت جواب دیتی جا رہی ہے۔ ان کی اہلیہ اور معالج ہر وقت بستر کے قریب موجود رہتے ہیں۔

• پشاور ۲۳ اپریل پاکستان فضائیہ سے پسٹن انجن لڑاکا طیارے بند کرنے/ختم کرنے کا پروگرام کل مکمل ہو گیا اور اس طرح اب پاکستان فضائیہ مکمل طور پر جیٹ لڑاکا سروس بن گئی ہے یہ انکشاف پاکستان فضائیہ کے کمانڈر انچیف ایئر مارشل اصغر خاں نے کیا ہے۔ آپ کل پی۔اے۔ایف سٹیشن کوہاٹ کو پسٹن انجن فلائٹ سیفٹی ٹرافی دے رہے تھے اس مقصد کے لئے سٹیشن میں ایک خاص پریڈ منعقد ہوئی ایئر مارشل اصغر خاں نے بتایا کہ پسٹن انجن والے لڑاکا طیاروں کے طویل اور ممتاز سلسلہ کا آخری فیوری طیارہ کل سروس سے ہٹا دیا گیا ہے اور اس طرح پاکستان فضائیہ کا ایک اہم باب ختم ہو گیا ہے۔

• کراچی ۲۳ اپریل پاکستان میں انڈونیشیا کے ناظم الامور مسٹر محمد صابر نے کل غیر مبہم الفاظ میں اس امر کی تردید کی کہ ۲۴ سے ۳۰ اپریل تک جاکرتہ میں ہونے والی صحافیوں کی افریشیائی کانفرنس کمیونسٹ ملکوں کے اشارے پر بلائی گئی ہے۔ ایک پریس کانفرنس میں آپ نے کہا کہ اس کا مقصد صحافیوں میں افریشیائی ملکوں کے مفاد کے لئے خصوصاً اور امن عالم کے لئے عموماً باہمی تعاون، رابطہ اور اشتراک عمل پیدا کرنا ہے۔

• کراچی ۲۳ اپریل مسئلہ کشمیر پر پاک بھارت مذاکرات میں حصہ لینے والے بھارتی وفد کے قائد سردار سورن سنگھ نے کل وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے ہمراہ قریباً ایک گھنٹہ تک پارچہ بافی کے ایک مقامی کارخانہ کا معائنہ کیا سردار سورن سنگھ کارخانہ کی مصنوعات دیکھ کر بڑے متاثر ہوئے مزدوروں نے ان کا "پاکستان زندہ باد" اور "سردار سورن سنگھ زندہ باد" کے نعروں سے استقبال کیا۔ کارخانہ کی جانب سے دونوں ملکوں کے وفود اور ان کے لیڈروں کو کپڑا پیش کیا گیا۔ سردار سورن سنگھ کو بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے لئے بھی تین سوٹوں کا کپڑا پیش کیا گیا۔

• ڈھاکہ ۲۳ اپریل پاکستان آبزرور کی اطلاع کے مطابق بھاگیرت سب ڈویژن میں دوبارہ ہیضہ پھیل گیا ہے۔ جنوری میں ہیضہ کی وبا یہاں شروع ہوئی تھی۔ مارچ میں صورت حال بہتر ہو گئی لیکن اپریل میں دوبارہ وبا نے زور پکڑ لیا ہے سب ڈویژن کے مختلف حصوں میں اب تک ۴۹ سے زائد افراد ہیضہ سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہیضہ کی بڑی وجہ میلہ ہے جو دیباپڑا میں منعقد ہو رہا ہے۔

• ڈھاکہ ۲۳ اپریل۔ مشرقی پاکستان کے تین اضلاع رنگپور، جیسور اور کومیلا میں طوفان کی وجہ سے ۲۴ افراد ہلاک اور ایک سو سے زائد مجروح ہو گئے ہیں۔ رنگپور میں چودہ، جیسور میں آٹھ اور کومیلا میں دو افراد ہلاک ہوئے۔ رنگپور میں طوفان شام ساڑھے چھ بجے آیا۔ ہوا کی رفتار ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زیادہ تھی۔ چنانچہ پندرہ منٹ کے اندر اندر ہنگورنامی گاؤں بالکل تہ و بالا ہو گیا۔ جیسور میں یہ طوفان بدھ کو رات کے دس بجے آیا جس سے آٹھ افراد ہلاک اور ۲۰ مجروح ہوئے۔ یہاں ہوا کی رفتار ۵۰ میل فی گھنٹہ تھی ایک سرکاری اعلان کے مطابق جمعہ کی شام کو ضلع کومیلا کے علاقہ مراد نگر میں بھی شدید طوفان آیا یہاں دو افراد ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ ان طوفانوں سے کئی مویشی ہلاک ہوئے اور بے شمار مکانات کو نقصان پہنچا

• دہلی ۲۳ اپریل۔ مغربی بنگال اور آسام کے ۳۲ دیہات میں طوفان سے ایک سو تیس افراد ہلاک اور تقریباً ایک ہزار زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں ڈھائی سو افراد کی حالت نازک ہے۔ تین افراد لاپتہ ہیں۔ یہ طوفان جمعہ کے دن آیا اور دو ہزار سے زائد کچے مکانات دو چار منٹ کے عرصہ میں منہدم ہو گئے۔ اور دس ہزار سے زائد افراد بے گھر ہو گئے ایک سو ایک افراد آسام اور باقی مغربی بنگال میں ہلاک ہوئے۔ طوفان کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ سڑکوں پر راہگیروں کو ہوا کے جھکڑوں نے اٹھا کر پھینک دیا۔ آسام کے قصبہ گول پاڑہ کی بستی کالاڈوبہ میں سب سے زیادہ جانی نقصان ہوا۔

• دہلی۔ مورخہ ۲۳ اپریل۔ بھارت کے وزیر دفاع وائی بی چوان نے آج لوک سبھا میں بھارتی فوج کو طاقتور بنانے کے اقدامات کی تفصیل بیان کی انہوں نے کہا کہ فوج کے ہنگامی کمیشن میں چار ہزار افسر بھرتی کئے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ فوجی ملازمت کے لئے عمر کی نئی حد قائم کر دی گئی ہے

• لاہور ۲۳ اپریل کل صبح بیدار ہوئے تھے کہ اچانک زلزلے کے ایک شدید جھٹکے نے انہیں خوفزدہ کر دیا زلزلے کے ساتھ خوفناک گڑگڑاہٹ بھی سنائی دی لوگ گھبرا کر مکانوں سے باہر نکل آئے اور بلند آواز سے کلمہ کا ورد شروع کر دیا۔ زلزلے کے یہ جھٹکے پانچ بجکر ۱۰ منٹ پر محسوس کئے گئے اور تقریباً [illegible] سیکنڈ جاری رہے۔ شہر میں کسی جگہ سے کسی جانی یا مالی نقصان کی ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی۔ ادھر شیخوپورہ کی ایک اطلاع کے مطابق شہر اور نواحی مواضعات میں زلزلے کے خفیف جھٹکے محسوس کئے گئے لیکن کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

• کراچی ۲۳ اپریل۔ چیف الیکشن کمشنر جناب اختر حسین نے کہا ہے کہ پاکستان کی سیاسی پارٹیاں اپنے مسائل میں الجھی ہوئی ہیں اور وہ رائے عامہ کی تربیت کا کوئی انتظام نہیں کرتیں۔ یہ پارٹیاں صرف انتخابات کے موقع پر سرگرمی دکھاتی ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ محض انتخابات کا طریق کار ہی سب کچھ نہیں۔ سیاسی رہنماؤں، پارٹیوں اور ان کے کام پر بھی بہت کچھ منحصر ہوتا ہے

• لاہور ۲۳ اپریل۔ ایف اے کے امتحانات آج صبح سے حسب پروگرام شروع ہو گئے۔ ان امتحانات میں بحیثیت مجموعی ۲۴ ہزار طالب علم حصہ لے رہے ہیں

• لائلپور ۲۳ اپریل۔ نظام اسلامی پارٹی کے سربراہ اور سابق وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے کہا ہے کہ امریکہ نے تمام وادی کشمیر بھارت کے حوالے کرنے کا ایک خفیہ منصوبہ تیار کیا ہے۔ انہوں نے کہا امریکہ یہ بات چاہتا ہے کہ بھارت کو لداخ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ مل جائے تاکہ وہ چین کو یہ علاقہ خالی کرنے پر مجبور کر سکے۔ اسی مقصد کے لئے امریکہ بھارت کو زبردست فوجی امداد دے رہا ہے۔ تاہم چوہدری صاحب نے کہا کہ بھارت چین کے خلاف کسی قیمت پر بھی جنگ شروع نہیں کرے گا۔ کیونکہ لداخ کا متنازع علاقہ ایسی جگہ واقع ہے جہاں بھارتی فوجوں کی رسائی ممکن نہیں۔

ایک تقریری مقابلہ

مورخہ ۲۶ اپریل بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد محمود میں بزم حسن بیان کے زیر انتظام ایک دلچسپ تقریری مقابلہ منعقد ہو رہا ہے جس میں ربوہ کی مجالس کے علاوہ "تربیتی کلاس" کے اراکین بھی شامل ہو سکیں گے۔ ہر مقرر ۵ سے ۷ منٹ تک تقریر کرے گا۔ عناوین مندرجہ ذیل ہوں گے۔

۱۔ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا
۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق رسول
۳۔ وقف زندگی کی اہمیت
۴۔ آنحضرت کے صحابہ کا آپ سے عشق۔

تمام زعماء مقررین کے اسماء جلد بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

(سیکرٹری بزم حسن بیان مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی دادی اماں کو گر جانے کی وجہ سے ٹانگ میں شدید چوٹ آ گئی ہے۔ ڈاکٹری ہدایت کے ماتحت پلاسٹر لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ بزرگان سلسلہ، درویش حضرات قادیان و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری دادی اماں کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (وحید بن حمید جنجوعہ محلہ دار الرحمت ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۵۴